

حج

تجربات کی روشنی میں
زحمتوں سے بچنے اور راحت پائے

ازافادات

محترم جناب الحاج شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

مجاز بیعت

حضرت اقدس مفتی محمد حنیف صاحب جو نیوری مدظلہ

نمبر شمار	فہرست عناوین	صفحہ
۱	تقریظ	۷
۲	مقصد حج	۱۲
۳	ایک اہم مثال	۱۳
۴	نیت کے ساتھ تدبیر ضروری ہے	۱۵
۵	عقلمند آدمی ہر ایک عمل سوچ کر کرتا ہے	۱۶
۶	نماز اللہ کی یاد کے لئے ہے	۱۷
۷	حج میں جانے سے قبل کے کام	۱۹
۸	رواگی کا دن	۲۱
۹	نفس کا دھوکا	۲۲
۱۰	فون کرنے والوں کی زیادتی	۲۴
۱۱	احرام کہاں سے پہنیں؟	۲۵
۱۲	گھر سے نکلنے وقت کھانا ساتھ لے لیں	۲۶
۱۳	جہاز کی بنگ کے وقت کھانے کی تفصیل لکھوادیں	۲۷
۱۴	ہوائی اڈے پر حاضری کیا کرنا ہے	۲۸

کتاب کا نام
افادات
طبع اول
طبع دوم
طبع سوم
ناشر

حج تجربات کی روشنی میں
حضرت الحاج شکیل احمد صاحب
ایک ہزار ۲۰۰۵ء
تین ہزار ۲۰۰۶ء
دو ہزار ۲۰۰۶ء
ادارہ اسلامیات

ملنے کا پتہ:

نصیر بک ڈپو، ہستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی ۱۳۔

فون: 24350995

جنت بک ڈپو، حضرت نظام الدین مارکیٹ، نئی دہلی۔

فون: 24359829

حسامی بکڈ پو مچھلی کمان، حیدرآباد۔

۳۰	ایک اہم بات	۵۵
۳۱	حجرِ اسود کا بوسہ	۵۵
۳۲	حج میں عقل کو دخل نہیں	۵۶
۳۳	اسلام و حقیقت نام سے مان لینے کا	۵۸
۳۴	ایک اہم نکتہ	۵۹
۳۵	ہمارا حال	۶۰
۳۶	طواف کرتے ہوئے کیا پڑھا جائے؟	۶۱
۳۷	طواف کے دوران میرا معمول	۶۱
۳۸	دوران طواف بیت اللہ کی طرف سینہ یا پیٹھ کرنا	۶۴
۳۹	دوران طواف کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے بارے میں حکم	۶۵
۴۰	اللہ کی مہربانی	۶۷
۴۱	دوران سعی دعا قبول ہوتی ہے	۶۸
۴۲	سعی کے درمیان دوڑنا	۶۹
۴۳	حلق کرانا افضل ہے	۶۹
۴۴	عبادتوں میں افضل طواف ہے	۷۰

(۲)

۱۵	جہاز میں احتیاط کی باتیں	۲۹
۱۶	احرام کی نیت کب کریں؟	۳۱
۱۷	لا یعنی باتوں سے بچنے کا اہتمام	۳۳
۱۸	حج میں عورتوں کا برقع کیسا ہو؟	۳۶
۱۹	جدہ انٹیر پورٹ پر	۳۶
۲۰	حج کا مقصد اور صحیح حج کی علامت	۳۷
۲۱	تکیوں کی بربادی کا ایک ذریعہ لا یعنی باتیں	۳۹
۲۲	نجات کا ایک راستہ	۴۰
۲۳	حج کا سامان	۴۱
۲۴	تقویٰ کس چیز کا نام ہے	۴۵
۲۵	حج میں بھگڑے سے اجتناب کا حکم	۴۶
۲۶	لا یعنی تبرہ کا ایک اور موقع	۴۸
۲۷	دل کس کے لئے ہے	۴۹
۲۸	مکہ مکرمہ جا کر سب سے پہلے کیا کریں	۵۱
۲۹	عمرے کا کیف اور لطف	۵۴

(۳)

۶۰	مدینہ طیبہ کی فضیلت و اہمیت	۹۵
۶۱	مدینہ پاک کی حاضری	۹۶
۶۲	آنجناب ﷺ کی حساس طبیعت	۹۸
۶۳	اللہ کی یاد کیلئے آسان مراقبہ	۹۸
۶۴	اللہ سے کس طرح باتیں کی جائیں؟	۹۹
۶۵	مدینہ پاک جانے سے قبل آپ ﷺ کی سیرت پڑھیں۔	۱۰۰
۶۶	روضہ اقدس پر حاضری سے قبل	۱۰۵
۶۷	روضہ اقدس پر پڑھا جانے والا سلام	۱۰۶
۶۸	دعائے عرفات	۱۰۷
۶۹	حمد باری تعالیٰ	۱۰۸
۷۰	نعت رسول مقبول ﷺ	۱۱۰
۷۱	مناجات	۱۱۶
۷۲	سفر حج کے لئے ضروری سامان کی فہرست	۱۲۳

(۶)

۴۵	حرم میں نماز کس طرح پڑھیں گے؟	۷۰
۴۶	اپنے اوقات کی ترتیب خود بنائیں	۷۱
۴۷	عورتوں کو گھر کی نماز میں حرم کا ثواب ملتا ہے	۷۲
۴۸	عورتوں کے لئے ضروری ہدایت و نصیحت	۷۳
۴۹	نفس اور شیطان کی ایک چال	۷۴
۵۰	زبان کی حفاظت نہایت ضروری ہے	۷۵
۵۱	مسجد میں فضول باتیں کرنے کی وعیدیں	۷۶
۵۱	نگاہ کی حفاظت کی بھی بہت ضرورت ہے	۷۷
۵۳	نفل طواف کب بند کریں	۷۸
۵۴	حج کے پانچ دن	۷۹
۵۵	ایثار و ہمدردی	۸۳
۵۶	معنی، عرفات اور مزدلفہ میں کیا قیام کرنا	۸۵
۵۷	ایک تجربہ	۸۸
۵۸	ایک اہم بات	۸۹
۵۹	طواف زیارت	۹۰

(۵)

تقریظ

مفتی محمد زید مظاہری ندوی، استاذ دارالعلوم
ندوۃ العلماء، لکھنؤ

حج بیت اللہ شریف ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن اور عظیم الشان درجہ کی عبادت ہے، جو زندگی میں صرف ایک ہی مرتبہ صاحب استطاعت پر فرض ہوتی ہے، اس کے بے شمار فضائل و فوائد اور برکات و ثمرات ہیں، اگر اس کو قاعدہ کے موافق کر لیا جائے اور کسی کوچمبرور نصیب ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو بلکہ اس کے ساتھ اس کو دوسرے روحانی و باطنی ایسے فوائد حاصل ہوتے ہیں جو دوسرے مجاہدات سے نہیں ہو سکتے، حج ایک ایسی عبادت ہے جسکے بعد اس کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے اور اس کی برکت سے حق تعالیٰ کا صحیح تعلق اس کو نصیب ہو جاتا ہے، بس شرط یہی ہے کہ سفر حج میں اخلاص ہو اور

سفر کا آغاز ہی شرع کے موافق اور سنت کے مطابق ہو، اور قدم قدم پر اس کو پیش نظر رکھا جائے۔

لیکن نفس اور شیطان شروع ہی سے حاجی صاحب پر ہر وقت ایسے مسلط رہتے ہیں کہ قدم قدم پر خلاف شرع اور خلاف سنت کام ہونے کا ان کو احساس بھی نہیں ہوتا، اور اکثر لوگوں کا حج اسی انداز کا ہوتا ہے، حج کیا حج کا ایک نام ہوتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حج کے مطلوبہ فوائد اور ثمرات جو حاصل ہونا چاہئے نہیں ہو پاتے، اس لئے عازم حج کے لئے ضروری ہے کہ سفر حج کے ارادہ کے بعد آغاز سفر ہی سے ہر وقت اسی فکر اور سوچ میں رہے کہ مجھے اس کے لئے کیا تیاری کرنی ہے؟ کیسے جانا ہے؟ کیا لے کر جانا ہے؟ وہاں جا کر کیا کرنا ہے؟

محترم جناب الحاج شکیل احمد صاحب زید مجدہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے عازمین حج کی ایک مجلس میں حج سے متعلق از اول تا آخر ایسی ضروری اور مفید باتیں تفصیل سے بیان فرمائی ہیں جن کو پیش نظر رکھنے سے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ حج مبرور اور حج کامل نصیب ہوگا اور اس کے مطلوبہ فوائد و منافع بھی حاصل ہوں گے، ان میں بہت سے مضامین ایسے ہیں جو احقر نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی

حجاج کرام سے احقر کی دعا کی درخواست ہے، اخلاص کے ساتھ ضرورت کے موافق دین کی صحیح صحیح خدمت کی تادم حیات توفیق عطا فرما کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ

اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

تلبیہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ،

لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ،

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ

لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ .

صاحب تھانویؒ کے مواعظ میں پڑھے ہیں، اس کے علاوہ بہت سی مفید باتیں تجربات کی روشنی میں موصوف نے بیان فرمائی ہیں، مسائل بتلانے سے احتیاط کی گئی ہے اور اگر کہیں ہے تو حوالے کے ساتھ۔

موصوف میں خاص بات یہ ہے کہ اہل علم اور بزرگوں سے تعلق رکھتے ہیں، دین کی باتیں ان سے سیکھتے اور پوچھتے ہیں اور انہی سب باتوں کو انہوں نے اپنی اصلاحی مجلس میں بیان فرمایا، ان کے بعض مخبین نے اس کو صاف کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔

احقر نے از اول تا آخر حرفاً حرفاً پڑھا اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ یہ رسالہ انشاء اللہ سفر حج کو کامیاب اور مقبول بنانے میں بہت مفید اور معاون ثابت ہوگا، ہر حاجی کو اپنے سفر کا آغاز کرنے سے قبل بار بار اس کو پڑھنا چاہئے، اور سفر حج میں بھی ساتھ رکھنا چاہئے، دوسری رائج زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ ہو جائے تو انشاء اللہ اس کا فائدہ ہوگا، اللہ تعالیٰ جناب الحاج شکیل احمد صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان احباب کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کی نشر و اشاعت کا پروگرام بنایا، میرے لئے سعادت کی بات ہے کہ تقریظ لکھنے کے بہانہ احقر کی بھی اس کام میں شرکت ہو رہی ہے تمام قارئین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى والسلام على عباده الذين اصطفى
اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى

﴿ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ فَمَنْ قَرَضَ فِيْهَا الْحَجَّ فَلَا رَفْتٌ
وَلَا فُسُوْقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجِّ ﴾

وقال رسول الله ﷺ

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله

ﷺ يقول: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (متفق عليه)

میرے محترم بزرگوار دوستو!

سفر حج ایک آسان سفر ہے اور سفر کی کچھ تکالیف اور مشقتیں

تو ہر جگہ ہی پیش آتی ہیں خواہ وہ سفر اپنے وطن کا ہی ہو لہذا اس سفر حج میں

بھی مشقتیں تو ضرور ہیں لیکن یہ سمجھنا کہ بہت زیادہ مشکلیں اور تکالیف

ہیں ایسا ہم نے سوچ رکھا ہے یا ان حاجیوں کی زبانی سن رکھا ہے جنہوں

نے حج تو کیا ہے لیکن حج سیکھ کر نہیں کیا ان کا یہ سوچنا سمجھنا صحیح نہیں،
لہذا حج سے متعلق اپنے تجربات کی روشنی میں کچھ ایسی باتیں عرض کرنا
چاہتا ہوں جس سے سفر حج آسان ہو جائے اور واقعی حج آسان ہے۔

۱۹۸۶ء میں حضرت مولانا عبدالحمید صاحب جو پوری کے

ساتھ میرا سفر حج پر جانا ہوا حج کے بعد حضرت نے ہم سے پوچھا کہ کیا

حج میں تکلیف ہے؟ تو ہم نے کہا کہ حضرت بالکل نہیں، تو فرمایا کہ ”ہاں

جو حج سیکھ کر جائے گا جلد بازی نہیں کرے گا لوگوں کی دیکھا دیکھی نہیں

کرے گا، تو اس کے لئے حج میں راحت ہے، اور جو یہ سب نہیں کرے

گا، اسے حج میں تکلیف ہوگی۔“

جانے والے حج ان کے مسائل کی کتابوں سے مسائل دیکھ لئے

ہوں گے اور فضائل کی کتابوں کو پڑھ کر جو شوق پیدا ہوتا ہے وہ شوق پیدا

ہو گیا ہوگا، مجھے تو اپنے تجربات کی روشنی میں کچھ باتیں عرض کرنی ہیں، اللہ

ہمیں کام کی باتیں کہنے کی اور عمل کی توفیق بھی نصیب فرمائے، آمین

مقصد حج

اگر حج پر جانا ہے اور اپنی زندگی بدلنے کی نیت نہیں ہوگی تو

اپنا ایک دوست فارغ بیٹھا ملا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ میرے

ساتھ بازار چلو، اب دونوں ساتھ بازار گئے، اور ہر دوکان پر ساتھ

ساتھ گئے تو جس کے پاس سامان کی فہرست تھی وہ تو سامان لیتا رہا اور

اپنے تھیلے میں ڈالتا رہا جب دونوں بازار سے واپس آئے تو ایک کے

ہاتھ میں دس سامان تھے اور دوسرے کا ہاتھ خالی تھا، کیوں کہ ایک

سامان لانے کی نیت سے گیا تھا اور دوسرا بغیر نیت کے صرف ساتھ گیا

تھا، اسی طرح تمام حاجی حج کرنے جاتے ہیں، مکہ جاتے ہیں منیٰ جاتے

ہیں عرفات و مزدلفہ جاتے ہیں تو کچھ حاجی تو نیت کر کے جاتے ہیں کہ

ہمیں یہ لے کر جانا ہے اور یہ لے کر آنا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کی

سوچ صرف اتنی ہوتی ہے کہ ہمیں حج کرنے جانا ہے، پھر وہ حج کا احرام

باندھ کر مکہ چلے جاتے ہیں طواف کر لیتے ہیں منیٰ عرفات اور مزدلفہ چلے

جاتے ہیں پھر مدینہ پاک جا کر واپس چلے آتے ہیں، تو چون کہ یہی نیت

ہوتی ہے اس لئے وہاں جا کر چلے آتے ہیں لیکن اس کی کوئی نیت ہی نہیں

ہوتی کہ ہمیں کیسا بن کر جانا ہے اور کیسا بن کر آنا ہے؟ لا ماشاء اللہ،

اس لئے جانے سے پہلے کسی اللہ والے کے پاس بیٹھ کر اپنی

زندگی کے شعبوں کو غور سے دیکھ لیں اور ان میں جہاں جہاں کوتاہیاں

اس حج سے اللہ کی قربت حاصل نہیں ہو سکتی اور اس کا تعلق حاصل نہیں

ہو سکتا، تعلق اسے ملے گا جو جانے سے پہلے یہ طے کر لے کہ میری زندگی

کے جتنے شعبے ہیں ان میں جو جو کوتاہیاں ہیں اور خلاف شرع کام ہو

رہے ہیں، اس کی ایک فہرست تیار کریں گے اور پھر انہیں سنت

و شریعت کے مطابق کرنے کی کوشش کریں گے، اگر ہم یہ فہرست تیار

نہیں کرتے تو ہمیں حج پر جانے کا محض شوق ہے، اللہ کا تعلق حاصل کرنا

ہمارا مقصود نہیں ہے ہمیں نہیں معلوم کہ ہم حج پر کیوں جا رہے ہیں؟ اور

اگر ہمیں یہ پتہ نہ ہو کہ ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں؟ تو پھر خالی ہاتھ ہی

واپس آئیں گے، اس لئے کہ جب آدمی بازار جاتا ہے اور اسے پتہ ہی

نہیں ہوتا کہ اسے کیا لانا ہے؟ تو پھر وہ خالی ہاتھ ہی واپس آتا ہے، ایک

مثال سے یہ بات بہت آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔

ایک اہم مثال

ایک بچہ کی ماں نے اس سے کہا کہ بیٹا بازار جا کر فلاں فلاں

سامان لے آؤ اور ساتھ میں سامان کی ایک فہرست بھی دیدی جس

میں دس سامان لکھے تھے، بچہ گھر سے تھیلا اور پیسے لے کر نکلا تو باہر سے

ہیں انہیں لکھ کر ان سے پوچھ لیں کہ ہم ان کو تا ہیوں کو دور کرنا چاہتے ہیں اور ان سے بچنا چاہتے ہیں، لہذا آپ بتا دیجئے کہ کیا تدبیر اختیار کریں، جس سے ہماری یہ کوتاہیاں دور ہو جائیں اور پھر جس طرح وہ بتلاویں اس پر عمل کر کے ان کو تا ہیوں کو دور کر لیں۔

نیت کے ساتھ تدبیر ضروری ہے

ایک تو کوتاہیوں کو دور کرنے کی نیت ہے اور ایک انہیں دور کرنے کی تدبیر ہے صرف نیت کرنے سے وہ کوتاہیاں دور نہیں ہوں گی بلکہ باقاعدہ اسکی تدبیر اختیار کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا پڑے گا۔ مثلاً ایک شخص نے ایک کلو سیب گھر لے جانے کی نیت کی تو صرف نیت کر لینے سے سیب اس کے گھر نہیں پہنچ جائے گا بلکہ باہر نکل کر سیب کی دوکان ڈھونڈ کر اس کے پاس جانا ہوگا پیسے دینے ہوں گے اور پھر اٹھا کر گھر لے جانا ہوگا، تب اس کے گھر سیب پہنچیں گے، تو ابھی تو حاجی نے صرف یہ نیت کی ہے کہ مجھے اپنی زندگی کے اتنے شعبے درست کرنے ہیں تو صرف نیت کر لینے سے اسکی زندگی کے سارے شعبے درست نہیں ہو جائیں گے بلکہ ان میں جتنی کوتاہیاں یا جتنے گناہ ہیں ان سے سچی پکی

تو بہ کر کے اپنے بس میں جتنا ہے وہ سب کر لے تب جا کر یہ شعبے درست ہوں گے۔

عقل مند آدمی ہر ایک عمل سوچ کر کرتا ہے

سمجھدار آدمی دنیا میں جب کوئی کام کرتا ہے، کوئی نقل و حرکت کرتا ہے یا کوئی بات ہی کرتا ہے تو اس کے پیچھے اس کا کوئی مقصد ہوتا ہے اور پاگل جتنی حرکتیں کرتا ہے اسکے پیچھے اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا وہ کیوں بات کرتا ہے؟ کیوں اٹھتا ہے؟ کیوں ہنستا ہے؟ کیوں روتا ہے؟ اسے پتہ نہیں ہوتا، ہمیں اپنے دنیوی کاموں میں تو اس کا بہت ہی خیال رہتا ہے کہ ہم یہ کام کیوں کر رہے ہیں؟ اس سے کیا چاہتے ہیں؟ لیکن دینی اعمال میں ہم اس کا خیال نہیں رکھتے کہ یہ کام ہم کیوں کر رہے ہیں؟ ہم دینی اعمال انجام تو دیتے ہیں لیکن اس سے کیا چاہتے ہیں؟ یہ ہماری نگاہ میں ہوتا ہی نہیں ہے۔

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کو دیکھیں کہ ہم روزانہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن اس سے کیا چاہا جا رہا ہے اس کا کبھی احساس ہی نہیں ہوتا، بس نماز پڑھ لیتے ہیں مقصود نگاہ میں نہیں ہوتا، تو جب مقصود نگاہ ہی میں نہیں ہے

تو اس نماز کو پڑھ کر کچھ مل رہا ہے یا نہیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا، کوئی پوچھے کہ آپ نے نماز کیوں پڑھی؟ تو کہتے ہیں کہ بھائی فرض تھی اسلئے پڑھی لیکن اس سے کیا چاہا جا رہا تھا؟ وہ اوجھل اور نظروں سے غائب ہے۔

نماز اللہ کی یاد کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز قائم کرو میری یاد کے لئے تو نماز اس لئے ہے کہ اس میں اللہ کی یاد ہو، اور یہ نماز اللہ کو یاد کرنے کا ایک مخصوص طریقہ ہے جبکہ دوسرے اذکار ایسے نہیں ہیں جیسے کہ نماز پڑھی جاتی ہے انہیں تو آپ چلتے پھرتے بھی کر سکتے ہیں جیسے قرآن کی تلاوت ہے، تیسرا کلمہ ہے، درود شریف ہے، تو بہ استغفار ہے، یہ سارے اذکار تو چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے لیٹے بھی کئے جاسکتے ہیں لیکن نماز ایک ایسا عمل ہے کہ اسے آپ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے نہیں کر سکتے، اس کے لئے اللہ نے اپنا گھر (مسجد) بنوایا ہے کہ میرے گھر میں آؤ میرے لئے پڑھو اور ایسی پڑھو کہ اس میں میری یاد بھی ہو، نیز اسکے علاوہ اسکے ساتھ دیگر شرائط بھی لگا دیئے کہ پاک ہوں، با وضو ہوں قبلہ رخ ہوں وغیرہ تو یہ ساری شرائط اس لئے لگائی گئیں

تھیں کہ دیگر اذکار جسمیں چلنا پھرنا بھی ہو رہا ہے، اٹھنا بیٹھنا بھی ہو رہا ہے، ذہن کہیں اور ہے تو زبان کہیں اور ہے، توجہ کہیں اور ہے، یہ ساری باتیں نماز میں نہ ہوں، بلکہ نماز تو کامل کیسوتی کیساتھ اس طرح پڑھی جائے کہ اللہ کی یاد دل میں اتر جائے، تو جب نماز میں اس طرح اللہ کی یاد ہوگی تو اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جتنی چھوٹی بڑی برائیاں ہیں وہ زندگی سے نکل جائیں گی۔

لیکن اگر ہم غور کریں تو پتہ چلے گا کہ ہم نماز تو پڑھتے ہیں اور شرائط بھی پوری کرتے ہیں، لیکن نماز کے پیچھے جو ہمارا مقصد تھا وہ ہم بھول گئے کہ نماز میں اللہ کی یاد بھی دل میں بیٹھے اور جتنی برائیاں ہیں وہ سب زندگی سے نکل جائیں۔

ابھی رمضان گیا تو روزہ بھی ایسے ہی رکھا کہ صبح اٹھے سحری کر لی، دن بھر بھوکے رہے، شام کو روزہ کھول لیا اور تراویح پڑھ لی، پھر دوسرے روز اسی طرح کر لیا، روزے کا کیا مقصد تھا؟ کچھ ملا کہ نہیں ملا؟ اس کا کوئی حساب نہیں ہوتا، اسی طرح دیگر تمام عبادات میں بھی تقریباً ہمارا یہی حال ہے۔

حج میں جانے سے قبل کے کام

.....(اول) جانے سے قبل اپنے تمام معاملات صاف کر لیں کسی کا کچھ لینا دینا ہو خواہ چھوٹی چیز ہو یا بڑی چیز ہو، زمین جائداد ہو، مال ہو، الغرض کچھ بھی ہو پہلے ان تمام معاملات کو صاف کر لیں اس لئے کہ اگر آپ حج کا مقصود اور اسکی برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ سب حج سے پہلے کرنا ہوگا کیوں کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ کام مقصود نہیں ہوتا بلکہ آدمی اس سے کچھ چاہتا ہے۔ تو اگر ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ جو حج کا مقصود ہے وہ ہمیں مل جائے تو یہ سب کرنا ہوگا، اسلئے بہت غور و فکر سے اپنی زندگی کا جائزہ لے لیں کہ زندگی کہاں گزری، کن لوگوں کے ساتھ گزری، کسی کا کچھ ہمارے ذمہ نکلتا تو نہیں ہے؟ کس کس کی ہم نے غیبت کی، کس کس پر ہم نے بہتان لگایا کس کے بارے میں کیسی کیسی باتیں کیں، پھر علماء اور مشائخ سے پوچھیں کہ ہم نے یہ کیا ہے، اب ہم کیا کریں؟ تو یہ سب معلوم کرنے کی چیزیں ہیں، اگر اسکے بغیر ہم حج کرنے چلے گئے اور کسی کا کچھ ہمارے ذمہ باقی رہا تو حج فرض تو ادا ہو جائیگا لیکن حج کا جو مقصود تھا وہ نہیں ملے گا، جیسے ہم نماز غفلت سے پڑھ رہے ہیں اور نماز کا نفع ہمیں نہیں ملتا اسی طرح یہ غفلت والا حج ہوگا

جس کا پورا نفع نہیں ملے گا اسلئے یہ ساری باتیں یہاں جانے سے قبل ہی صاف کر لیں۔

.....(دوم) اپنے اپنے مقام پر رہ کر سب سے پہلے حج کے مسائل کتابوں سے سیکھ لیں خصوصاً فرائض حج واجبات حج اور ممنوعات احرام تو ضرور جان لیں کیوں کہ اس کے بغیر حج کی ادائیگی نہیں ہو سکتی اور اگر مسائل یاد نہیں ہوتے ہیں تو انہیں ایک کاغذ پر الگ نوٹ کر لیں یا کتاب اپنے اس چھوٹے بیگ میں رکھ لیں جو حج میں آپ کے ساتھ رہے گا اور حسب موقع اس میں سے مسائل دیکھتے رہیں دھیرے دھیرے سارے مسائل سمجھ میں آجائیں گے البتہ یہ ذہن نشین رہے کہ اپنے مسلک کی کتاب لیں مثلاً معلم الحج (مصنف مولانا سعید احمد صاحب اجڑوی) ایضاً المناسک مصنف حضرت مولانا شبیر احمد صاحب قاسمی کی ایک بہت اہم کتاب ہے جس میں حج کے ضروری مسائل لکھے ہوئے ہیں بازار میں ملتی ہے، اسے لے لینا چاہئے اسکے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی کتابیں آگئی ہیں جن میں مختصر طور پر حج کا ذکر ہے انہیں بھی منگ لینا چاہیے۔

.....(سوم) حج کے فضائل: ”فضائل حج“ کتاب سے پڑھ لیں، اور ان دنوں فضائل حج کی تعلیم بجائے پانچ دس منٹ کرنے کے جتنا زیادہ

پڑھ سکتے ہوں پڑھیں اور ایک دفعہ کے بجائے کئی دفعہ پڑھیں تاکہ حج پورے ذوق شوق کے ساتھ ہو۔

رواگی کا دن

اب جس دن آپ کو یہاں سے جانا ہے تو اس سے پہلے یہاں آپ کی خوب دعوتیں ہونگی، آج انکے یہاں، کل انکے یہاں، تو پرسوں انکے یہاں، اب دعوت کھانا ہے یا نہیں یہ آپ کا اپنا عمل ہے میں اسکے بارے میں تو کچھ نہیں کہتا البتہ اتنا ضرور کہوں گا، کہ اگر آپ نے حج کا فارم بھر دیا ہے اور اللہ کی طرف سے آپ کا بلاوا آ گیا ہے تو اب اپنے ایک ایک منٹ کو قیمتی جانئے، جہاں تک ہو سکے اسی فکر میں لگ جائیں کہ میرا حج صحیح کیسے ہوگا؟ دعوتیں کھانے جاتے ہیں تو جو کھانا میں منٹ کا ہوتا ہے اس میں دو دو گھنٹے لگ جاتے ہیں اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ روز دعوت کھانا چاہئے یا بیٹھ کر روزانہ کچھ نہ کچھ سیکھتے سکھاتے رہنا چاہئے، البتہ جن سے ہمارا کوئی معاملہ ہوا ہے ان سے مل کر تو معافی مانگ لینی چاہئے کہ جو کچھ میری جانب سے آپ کے حقوق میں کوتاہی ہوئی ہے اور یقیناً ہوئی ہے، لہذا آپ مجھے معاف کر دیجئے۔

نفس کا دھوکا

ایک دن قبل تمام ملاقاتیوں کی ملاقات سے فارغ ہو جائیں مثلاً کل صبح کی فلائٹ ہے تو آج کسی سے ملاقات نہ کریں بلکہ تمام سے کہہ دیں کہ گذشتہ کل تک ملوں گا، آج کا دن مجھے یکسوئی کے ساتھ گھر میں رہنے دیں یا نکلنے کا وقت بتلا دیا جائے کہ فلاں وقت نکلوں گا تمام لوگ اسی وقت آجائیں اور کھڑے کھڑے سب سے مصافحہ کر لیں یا ایئر پورٹ پہنچ جائیں وہاں ملاقات ہو جائے گی، بہت سے لوگ رواگی کے دن اپنی نادانی میں آنے والے مہمانوں کی رعایت میں کھانے وغیرہ کا خوب انتظام کر لیتے ہیں اور آنے والوں کی میزبانی میں الجھے رہتے ہیں، خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ نفس کا دھوکہ ہے، کیوں کہ یہ وقت تو پورے ذہن کے ساتھ تیار رہنے کا وقت تھا کہ احرام کا کپڑا پہننے وقت پوری یکسوئی کے ساتھ اس کا استحضر رہے کہ مجھے اللہ بلا رہا ہے، میں اللہ کے لئے اس کے دربار میں جا رہا ہوں لہذا آج کے دن کوئی چائے پانی نہیں پیوں گا اور یہ کوئی بد اخلاقی بھی نہیں ہے، بلکہ ایک دن قبل تک آپ جتنے افراد بلانا اور کھلانا چاہیں، کھلائیں لیکن اس دن نہیں، کیوں

فون کرنے والوں کی زیادتی

بہت سے لوگ موبائل پر فون کرنے کے عادی ہیں وہ بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہم حاجی صاحب کو بالکل نکلنے کے وقت فون کریں گے تاکہ سب سے آخر میں بات کرنے کی وجہ سے حاجی صاحب کو وہاں بھی ہماری یاد آئے، اس فون کے چکر میں بیچارے حاجی صاحب کو گھر سے نکلنے کی دعا بھی یاد نہیں رہتی کہ کیا پڑھنا ہے؟ اور وہ ان حضرات کے فون وصول کرنے میں مصروف رہتا ہے میں نکلنے کے وقت ”الدعاء المسنون“ لے کر کھڑا رہتا ہوں کہ مجھے یہ دعائیں پڑھنی ہیں اور ادھر فون بجتا رہتا ہے، لہذا اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ حاجی کو اس وقت میں فون نہ کیا جائے، اور اگر اس کا بہت ہی شوق ہے کہ حاجی صاحب کو ہماری یاد آئے تو ایئر پورٹ پر چلے جائیں کہ آخری وقت ملاقات ہوگی دیکھیں گے کہ فلاں فلاں بھی ایئر پورٹ پر آئے تھے لہذا ان کے لئے بھی دعا کرنی ہے، تو اس طرح آپ حاجی صاحب کو یاد رہیں گے، ممکن ہے آپ حضرات یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ کون سے حج کا بیان ہے؟ لہذا خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بہت اہم باتیں ہیں اسے کم مت سمجھئے، کیوں کہ

کہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اس دن کی کثرت ملاقات سے حاجی بالکل تھک جاتا ہے، لیکن لوگ ہیں کہ اپنی نادانی میں چلے جاتے ہیں، اور اگر بیوی بھی ساتھ جا رہی ہے تو وہ ان سارے انتظامات میں الگ پریشان ہوتی ہے، اب وہ میاں سے پوچھتی ہے کہ آپ کا فلاں سامان رکھ دوں؟ اب یہ غصہ ہوتے ہیں کہ تجھے سامان سمجھاؤں یا باہر آئے ہوئے مہمانوں کو دیکھوں؟ تو یہ بے جا غصہ ہو رہا ہے، حج پر جا رہے ہیں اور حرام ہو رہا ہے، اب میاں کے ٹھیک جواب نہ ملنے کی وجہ سے جتن کو بھی غصہ آ رہا ہے اور وہ بھی جواب دے رہی ہے تو یہ بھی حرام ہو رہا ہے لہذا کیوں ایسی فضا بنائی جائے جس سے ابتداء ہی میں حرام کا ارتکاب کرنا پڑے۔

سارا سامان ایک دو روز پہلے پیک کر دیا جائے اور آخری دن خوب آرام کر کے اطمینان کے ساتھ گھر سے نکلا جائے تاکہ وہاں پہنچ کر آدمی پوری طرح تازہ دم رہے اور پوری بشاشت کے ساتھ مناسک حج ادا کر سکے، یہ ساری باتیں فرائض و واجبات میں سے نہیں ہیں لیکن اگر ان باتوں کا خیال نہیں رکھا گیا تو فرائض و واجبات میں خلل آتا ہے۔

باقی رہ جاتا ہے کچھ پتہ نہیں ہوتا؟ اور پتہ بھی کیسے ہو کہ ابھی ایک آدمی اندر ہے اور باہر لائن لگی ہوئی ہے، باہر والے کہتے ہیں حاجی صاحب جلدی نکلو تو اگر اس جلد بازی میں کہیں چادر کا کونہ نیچے لگ گیا اور اس میں وہ ناپاک پانی لگ گیا تو پھر بے خیالی میں اسی ناپاک کو لے کر حرم تک جانے گا اس کے علاوہ باہر والوں کے مسلسل ہٹکھٹانے پر ان پر غصہ ہوتے ہیں اور احرام غصے کی حالت میں باندھتے ہیں، تو اس لئے ایسی بہت سی باتیں آپ کو بتائی جا رہی ہیں کہ اگر ان کا علم نہ ہو تو آپ الجھ جائیں گے، لہذا احرام اپنے گھر، ہوٹل یا مسافر خانہ ہی سے باندھ کر نکلیں البتہ ابھی نیت نہ کریں نیت کب کرنی ہے اس کا بیان آگے آئے گا احرام کی حالت میں دو پیٹی والی سلپرز چیل پہنی جاتی ہیں، اس کا مسئلہ بھی معلوم کر لیا جائے نیز احرام کی حالت میں پہنی جانے والی چیل پہلے چند روز پہن کر دیکھ لیں تاکہ نئی چیل کے زخم سے حفاظت ہو سکے۔

گھر سے نکلنے کے وقت کھانا ساتھ لے لیں

اور جب گھر سے نکلنا ہو تو کچھ کھانا بھی ساتھ لے لیں اب بہت سے لوگ کہیں گے کہ جہاز میں تو کھانا ملتا ہے، بیشک جہاز میں کھانا ملتا ہے لیکن وہاں جدہ ایئر پورٹ پر پہنچنے کے بعد اور وہاں کی

مسائل کی روشنی میں حج ہوتا ہے اور ان باتوں سے حج بنتا ہے۔

احرام کہاں سے پہنیں؟

اب مذکورہ بالا تمام چیزوں سے فارغ ہو کر روانگی کے دن احرام گھر ہی سے باندھ کر نکلیں، ایک بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ حاجی یہ سمجھتا ہے کہ ہم احرام ایئر پورٹ پر پہنچ کر باندھیں گے جب کہ گھر سے باندھ کر جانے میں کچھ بھی حرج نہیں ہے (یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ احرام کی چادریں ایئر پورٹ کے بیت الخلاء میں نہ باندھیں) لہذا احرام گھر سے ہی باندھ کر جائیں، کیوں کہ ایئر پورٹ پر سوائے بیت الخلاء کے اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ حاجی اپنے کپڑے اتار کر احرام باندھ سکے اور میں یہ سب باتیں آپ کے سامنے اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ نفس اور شیطان پورے طور پر چاہیں گے کہ حاجی کا حج صحیح نہ ہونے پائے، ہمارا تجربہ یہ ہے کہ بیت الخلاء میں انگش ٹوکلیٹ بنی ہوتی ہیں، اور بہت سارے حاجیوں سے پوچھنے سے پتہ چلا کہ انھیں اس میں پیشاب کرنے میں دقت ہوتی ہے تو پھر پوچھا گیا کہ پیشاب کہاں کرتے ہیں؟ تو کہنے لگے کہ نیچے بیٹھ کر کرتے ہیں، اب اگر نیچے بیٹھ کر کرتے ہیں تو پانی کتنا ڈالتے ہیں؟ آیا سب بہہ جاتا ہے یا انہیں کچھ

ضروری کاروائی مثلاً لگیج، امیگریشن، اور سیکورٹی چیک اپ وغیرہ میں تقریباً تین چار گھنٹے لگ جاتے ہیں، اس دوران جب بھوک لگتی ہے تو سوائے پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور حجاجِ غصہ ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم یہاں تین گھنٹے سے پڑے ہوئے ہیں انیر پورٹ منتظمین کو کچھ کھانے کا انتظام کرنا چاہئے تھا یہ اس لئے کہہ رہاں ہوں کہ وہاں جا کر غیبت اور لایعنی چیزوں میں مبتلا ہونے کے بجائے اپنے ساتھ کھانا لے جائیں، اگر دو آدمی جارہے ہیں تو کم از کم چار آدمی کے حساب سے کھانا لے لیں اور نیت یہ کر لیں کہ ہم اللہ کے دو مہمانوں کو اپنی طرف سے کھانا کھلائیں گے۔

جہاز کی بکنگ کے وقت کھانے کی تفصیل لکھوادیں

اگر آپ کسی ٹور سے یا دیگر کسی ذریعہ سے جارہے ہوں تو جانے سے قبل ایک بات ضرور لکھوادیں کہ ہمیں فلائٹ میں وتج (سبزی) چاہئے نان وتج (گوشت) نہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ حرام ہوتا ہے لیکن حاجی کے لئے وتج کھانے ہی میں احتیاط ہے۔

(۲۷)

ہوائی اڈے پر کیا کرنا ہے؟

انیر پورٹ کی تمام ضروری کاروائی مثلاً ایمیگریشن، سیکورٹی چیک اپ وغیرہ ان مراحل سے گزرنے میں تقریباً تین چار گھنٹے صرف ہوتے ہیں لہذا اس دوران تمام کاروائیوں سے فارغ ہو کر آپ دور کعت نفل نماز احرام کے لئے پڑھ سکتے ہیں اور پڑھنا چاہئے، البتہ حج یا عمرہ کی نیت ابھی نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ بعض اوقات فلائٹ میں تاخیر ہو جاتی ہے اب جب کہ حاجی حج یا عمرہ کی نیت کر چکا تو اسے اس دوران اپنے آپ کو بہت سنبھالنا پڑتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ دور کعت تو انیر پورٹ پر پڑھ لیں لیکن نیت فلائٹ میں کریں احرام کی نیت کرنے سے احرام کی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں۔

فلائٹ میں جانے سے قبل اگر استیجاہ وغیرہ کا معمولی تقاضہ بھی محسوس ہوتا ہو تو فارغ ہو لینا چاہئے کیوں کہ فلائٹ کا استیجاہ خانہ بہت تنگ ہوتا ہے دوسرے فلائٹ میں مستقل اعلان ہوتا رہتا ہے کہ حجاج کرام پانی نہ گرائیں بہتر ہے کہ اپنی تمام ضرورتوں سے انیر پورٹ پر ہی فارغ ہو جائیں۔

(۲۸)

اب جب کہ آپ کی سیٹ کنفرم ہوگئی ہے تو اس بات کے لئے قطعاً پریشان نہ ہوں کہ فلائٹ آپ کو چھوڑ کر چلی جائے گی بلکہ سیٹ کنفرم ہونے کے بعد اگر آپ استیجاہ وغیرہ میں مشغول بھی ہوں گے تب بھی آپ کے لئے اعلان ہوگا کہ ایک حاجی رہ گیا ہے جلدی آئے، لہذا طمینان سے استیجاہ وضو سے فارغ ہو کر احرام کی دور کعت نفل پڑھ لیں، ان دور کعتوں کے اندر پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے، اور احرام کی نیت کیسے کرنی ہے؟ یہ آپ مسائل کی کتابوں میں دیکھ لیں مثلاً معلم الحجاج اور آسان حج، ایضاً المناسک وغیرہ۔

جہاز میں احتیاط کی باتیں

جب آپ جہاز پر بیٹھ گئے اور آپ کے سامنے انیر ہوٹیس نے کھانا لاکر رکھ دیا تو اب آپ دیکھیں گے کہ اس کھانے کی ٹرے میں کچھ چھوٹے چھوٹے پیکٹ ہوں گے، کسی میں دودھ ہوگا، کسی میں نمک ہوگا، تو کسی میں مرچ ہوگی وغیرہ انہیں چھوٹے پیکٹوں میں ایک ٹشو پیپر کا پیکٹ بھی ہوگا جسے فریشٹر کہتے ہیں، اس میں پوری خوشبو ہوتی ہے، ٹیشو

پیپر کھل کر اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ آپ آسانی کے ساتھ اپنا چہرہ اور ہاتھ پوچھ سکتے ہیں، اب اگر آپ نے انیر پورٹ پر احرام کی نیت کر لی تھی تو انجانے میں اس خوشبودار رومال سے ہاتھ منہ پوچھ لیں گے، حالانکہ احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا منع ہے۔

جب آپ کھانا کھانے بیٹھیں گے تو ایر ہوٹیس آپ کے سامنے نان وتج کھانا لاکر رکھیں گی، حالانکہ آپ نے بکنگ کے وقت وتج لکھوایا تھا، آپ کے وتج کھانا مانگنے پر تو ابتداءً انکار کرتے ہوئے کہیں گی کہ وتج نہیں ہے اور یہ حلال ہے لیکن آپ ان سے وتج کا ہی مطالبہ کریں کہ ہم نے بکنگ ہی کے وقت وتج لکھوایا تھا لہذا ہمیں تو وتج ہی چاہئے، بالآخر آپ کے اصرار پر وہ دوبارہ آپ کو وتج کھانا لاکر دیں گی، البتہ اس وتج کھانے کے مطالبہ کے دوران ایر ہوٹیس کے چہرے کی طرف دیکھنے سے مکمل پرہیز کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ مشتبہ سے بچنے کی فکر میں بدزگاہی کے یقینی حرام میں مبتلا ہونا پڑے۔

اب جب آپ کے سامنے کھانا آجائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ اس میں ایک میٹھی ڈش ہوگی اور اسکے اوپر زعفران یا لالہ جی کا سفوف (بغیر پکا ہوا) ڈالا گیا ہوگا چونکہ حاجی کافی دیر کا بھوکا ہوتا ہے

(۲۹)

(۳۰)

اسلئے اسے ان ساری باتوں کا خیال نہیں ہوتا اور وہ غفلت میں اسے بھی کھا لیتا ہے پتہ اس وقت چلتا ہے جب وہ اسے کھا چکا ہوتا ہے کہ اکیس تو خوشبو تھی حالانکہ احرام کی حالت میں ایسی خوشبودار چیزوں کا کھانا جو پکی ہوئی نہ ہوں منع ہے۔

احرام کی نیت کب کریں؟

کھانے سے فارغ ہوتے ہی احرام کی نیت کر لیں، یہ ہرگز خیال نہ کریں کہ کھانے کے بعد نیند آرہی ہے لہذا پہلے سو لیں پھر تازہ دم ہو کر نیت کر لیں گے کیوں کہ اب تک حاجی مذکورہ مراحل کو طے کرتے ہوئے بہت تھک چکا ہوتا ہے جب کھانا کھا کر سوتا ہے تو بلا نیت ہی میقات سے گذر جاتا ہے جبکہ میقات سے قبل جہاز میں متعدد دفعہ اعلان ہوتا ہے، لیکن یہ بے خبر سوتا رہتا ہے پاس بیٹھے آدمی بھی ایک دو مرتبہ جگانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اب کون کسے جگانے کسی کو کسی کی نہیں پڑی رہتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاجی بغیر احرام کی نیت کے ہی میقات سے گذر جاتا ہے، جس کی بنا پر اس پر دم واجب ہوتا ہے (معلم الحجاج مکتبہ یادگار شیخ)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب جواہر الفقہ جلد

نمبر ایک، صفحہ ۴۷، ۴۸، ۴۹ میں تحریر فرمایا ہے کہ ہوائی جہاز کا راستہ عموماً خشکی کے اوپر سے براہِ قرن المنازل ہوتا ہے، ہوائی جہاز قرن منازل اور ذات عرق دونوں میقاتوں کے اوپر سے گزرتے ہوئے اول حل میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر جدہ پہنچتے ہیں اس لئے ہوائی سفر میں تو قرن المنازل کے اوپر آنے سے پہلے پہلے احرام باندھنا لازم و واجب ہے، اور چونکہ ہوائی جہازوں میں اس کا پتہ چلنا تقریباً ناممکن ہے کہ کس وقت اور کب یہ جہاز قرن المنازل کے اوپر سے گزرے گا اس لئے اہل پاکستان اور ہندوستان کے لئے تو احتیاطی میں ہے کہ ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے وقت ہی احرام باندھ لیں (یعنی نیت کر لیں) اگر بغیر احرام باندھ لیں (اور نیت کئے ہوئے) ہوائی جہاز کے ذریعہ جدہ پہنچ گئے تو ان کے ذمہ دم یعنی ایک قربانی بکرے کی واجب ہو جائے گی، اور گناہ اس کے علاوہ ہوگا جس کی وجہ سے حج ناقص رہ جاتا ہے، مقبول نہیں ہوتا بہت سے حجاج اس میں غفلت کرتے ہیں۔

بہتر یہ ہے احرام کی دو رکعت نفل نماز انیس پورٹ پر پڑھ لیں اور نیت فلائٹ میں کھانے سے فارغ ہوتے ہی کر لیں، اس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی، نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا کب ہو یہ تو بیان ہو چکا البتہ کیسے ہو

یہ کتابوں میں دیکھ لیں یا علماء سے پوچھ لیں۔

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ حاجی نے نیت کی اور تلبیہ پڑھنا شروع کیا لیکن اللہم لیک ابھی اتنا پڑھنا ہی تھا کہ پاس بیٹھے ساتھی نے پوچھا کہ میں بھی نیت کر لوں اور تلبیہ پڑھ لوں؟ تو انہوں نے کہا ہاں ہاں تم بھی نیت کر لو اور تلبیہ پڑھ لو پھر درمیان ہی سے تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا تو یہ مناسب نہیں ہے اسے چاہئے کہ ازسرنو تلبیہ کہے اور اگر ازسرنو نہیں کہا تب بھی محرم ہو جائے گا۔

لا یعنی باتوں سے بچنے کا اہتمام

حاجی جب حج کرتا ہے تو عموماً اسکے ساتھ یا تو گھر والے ہوتے ہیں یا کوئی قریبی رشتہ دار ہوتا ہے یا پھر کوئی دوست ہوتا ہے اور ولی تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ میرا یہ عزیز میری بغل والی سیٹ پر ہو تو بعض مرتبہ تو نمبر وار سیٹ دی جاتی ہے اور اکثر نہیں دیتے اب اگر دے بھی دیتے ہیں تو اس قدر گڑبڑ ہوتی ہے کہ حاجی جہاں چاہتا ہے بیٹھ جاتا ہے اب اگر ساتھ میں لبا، لتاں، بیٹی، بہن یا بیوی ہے تب تو بہتر ہے کہ انہیں تلاش کر کے اپنے ساتھ ہی بٹھائے اور اگر بغل میں کسی اور کی سیٹ ہو تو اس سے درخواست کر کے

سیٹ تبدیل کر کے انہیں اپنے پاس بٹھالیں اور اگر ساتھ میں کوئی دوست ہو تو اس سے پہلے ہی طے کر لیا جائے کہ جہاز میں الگ الگ ہو جانے کی صورت میں ایک دوسرے کو تلاش نہ کریں گے کیونکہ اللہ ہی کی طرف سے یہ انتظام ہو گیا کہ دور رہیں گے، تو باتیں نہیں ہوں گی، نیز یہ بھی طے کر لیں کہ پورے سفر میں ساتھ رہنے کے باوجود ضرورت کے بقدر ہی گفتگو کریں گے کیونکہ اس میں جہاں ایک طرف دوست کے ساتھ رہنے کی صورت میں لا یعنی امور کا احتمال ہے وہیں دوسری طرف اسے تلاش کرتے ہوئے جہاز میں بے پردہ بیٹھی ہوئی تجوں پر نگاہ پڑنے کا قوی امکان بھی ہے لہذا بہتر ہے کہ دوست کو تلاش نہ کیا جائے کیوں کہ جہاز سے اتڑ کر تو سارے مسافر ایک ہی جگہ جمع ہوں گے، سفر میں جتنا اکیلا پن ہوگا اتنا ہی نفع ہوگا اور جتنا ہی میل جول دوستوں کے ساتھ ہوگا اتنا ہی نفع کم ہوگا۔

آج کی جنہیں جنہیں یہ مسئلہ خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ احرام کی حالت میں کپڑا چہرہ پر نہیں لگانا چاہئے تو یہ اپنے گمان کے مطابق یہ سمجھ بیٹھتی ہیں کہ چہرہ ڈھانکنا بھی نہیں چاہئے حالانکہ یہ بات غلط ہے، چہرے پر کپڑا نہ لگنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ چہرہ ڈھانکا بھی نہ جائے

اب اگر یہ کہیں کہ یہ کیونکر ممکن ہے؟ کہ چہرہ بھی ڈھک جائے اور چہرہ پر کپڑا بھی نہ لگے تو یہ تدبیر سے ممکن ہے اس طور پر کہ بازار میں ایسی کپڑے دستیاب ہے جو اگر سر پر رکھ لیں تو ایک چھجی جیسا ہو جاتا ہے پھر اسکے اوپر سے نقاب ڈال لیں تو پردہ بھی ہو جاتا ہے اور کپڑا چہرے پر بھی نہیں لگتا، خوب کان کھول کر سن لینا چاہئے کہ جو ج میں پردہ کا اہتمام نہیں کرے گا وہ کبھی بھی پردہ کا اہتمام نہیں کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت، مرد کے پردہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جن عورتوں سے پردہ کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً بھابھی، سالی، ممانی، چچی، بڑی امی، اسکے علاوہ ان رشتوں میں ہماری وہ تمام بہنیں جن سے ہمارا پردہ ہے، اگر ہم نہیں کرتے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ حکم اسلام سے خارج ہو گیا، غلط رواج عام ہو جانے سے شریعت کا حکم بدلتا نہیں اور اللہ نے حج میں اسکی تکمیل کر دی ہے کہ جتنا بتایا گیا یہ پورا ہے اب نہ کہیں کم کرنا ہے نہ کہیں زیادہ کرنا ہے، اس لئے جس کے گھر میں پردہ نہیں ہے اور پردہ کرنے کی نیت سے حج پر نہیں جاتا تو وہ حاجی حج سے واپسی کے بعد ان تمام رشتہ دار عورتوں سے ایسے ہی بے پردہ باتیں کرے گا جیسے پہلے کیا کرتا تھا، اور جو عورتیں یہ سوچتی ہیں کہ حج میں پردہ کرنا مشکل ہے تو یہ حج سے آنے کے بعد پوری زندگی

(۳۵)

پردہ نہیں کریں گی انکے لئے پردہ کرنا مشکل ہی ہوگا اسلئے پردہ کے ساتھ جانا چاہئے۔

حج میں عورتوں کا برقع کیسا ہو؟

ہمارے یہاں تو رواج یہ ہے کہ ہم اپنی مستورات کیلئے ایسا برقع سلواتے ہیں جو بالکل نمایاں ہوتا ہے مثلاً چیکس والا یا الگ رنگ کا، اب جب کبھی ہمیں اپنی مستورات کو حرم میں تلاش کرنا ہوتا ہے تو نمایاں برقع ہونے پر وہ ہمیں دور ہی سے آسانی سے نظر آ جاتی ہیں، تو ہم قریب جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ لیتی ہیں اور اگر کالے رنگ کا برقع ہو تو پھر ساری ہی عورتوں کو دیکھیں گے کہ شاید یہ ہے، تو اس طرح کتنی ہی عورتوں کو دیکھتے چلے جائیں گے، تو جو شخص حرم میں غیر حرم عورتوں کو دیکھے گا اور حرم پاک میں اپنی نگاہوں کی حفاظت نہیں کرے گا تو پھر کہاں کرے گا؟۔

جدہ ایئر پورٹ پر

جب آپ جدہ ایئر پورٹ پر پہنچیں گے تو آپکو حج کے متعلق اردو کتابیں دی جائیں گی آپ انہیں نہ تو لیں اور نا ہی ان کو پڑھیں کیوں کہ

(۳۶)

جو باتیں ان کتابوں میں ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ باتیں غلط لکھی ہوئی ہیں وہ انکے مسلک کے حساب سے ہیں احناف کے مسلک کے حساب سے نہیں ہیں اور ہمیں عمل کرنا ہے اپنے مسلک کے اعتبار سے، ایک مثال سے یہ بات واضح ہو جائے گی ہمارے نزدیک یعنی امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک کنکری، قربانی، اور حلق یعنی سر منڈانا، اس میں ترتیب واجب ہے یعنی پہلے شیطان کو کنکری ماری جائیگی پھر قربانی ہوگی اور پھر حلق ہوگا اگر ان تینوں میں کوئی بھی ترتیب بدل گئی یعنی کوئی کام آگے پیچھے ہو گیا تو پھر دم یعنی قربانی واجب ہو جائیگی، نماز کا کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ ہو کر کرنے سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے لیکن اگر حج کا کوئی واجب چھوٹ گیا تو پھر وہاں سجدہ ہو سے کام نہیں چلے گا بلکہ وہاں ایک جانور کی قربانی کرنی پڑتی ہے جسے دم کہتے ہیں، اور جب یہ مسئلہ ان کتابوں میں آپ پڑھیں گے تو وہاں آپکو یہ لکھا ہوا ملے گا کہ ترتیب واجب نہیں ہے۔

حج کا مقصد اور صحیح حج کی علامت

حج کا مقصد یہ ہے کہ سر سے پاؤں تک چوبیس گھنٹے میں جو

اعمال صادر ہوتے ہیں چاہے جس شعبہ میں ہوں ایمانیات سے متعلق ہوں، عبادات سے متعلق ہوں، معاملات سے متعلق ہوں یا معاشرت سے متعلق ہوں جہاں جہاں جس جس شعبہ میں سنت و شریعت سے بنا ہوا تھا ان تمام جگہوں پر شریعت آ جائے یہی صحیح اور مقبول حج کی علامت ہے، حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر حج سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں نمایاں فرق نہ ہو تو حج مقبول نہیں ہوا، اور اس نمایاں فرق کا پتہ ایسے چلے گا کہ حج سے پہلے نماز بغیر دل لگائے پڑھتے تھے اب دل لگا کر اطمینان سے پڑھتے ہیں پہلے بات بات میں غصہ کیا کرتے تھے اب حلم آ گیا ہے، پہلے بازار میں نگاہ اٹھا کر چلتے تھے اب نگاہ جھکا کر چلتے ہیں، پہلے شرعی پردہ نہیں تھا اب حج سے آنے کے بعد شرعی پردہ آ گیا ہے، اب اگر گھر میں بھتیجہ آتا ہے جو پہلے بھی آیا کرتا تھا اور بڑی امی کہتا ہوا اندر چلا جاتا تھا اور اپنی پچھا زاد بہنوں سے آپا اور باجی کہہ کر باتیں کیا کرتا تھا، اب حج کے بعد گھر آیا تو اس سے کہہ دیا کہ دیکھو بیٹا ہم نے حج کر لیا ہے اور حج میں ساری زندگی بدل دی جاتی ہے لہذا اب ہم نے طے کر لیا ہے کہ آج سے تمہارا اپنی بڑی امی سے اور اپنی پچھا زاد بہنوں سے پردہ ہو گیا ہے اب جب تم گھر آؤ تو اطلاع دے کر آیا کرو تا

(۳۸)

(۳۷)

کہ وہ سب پردہ کر لیا کریں۔

شادی بیاہ کی رسمیں جو ہم حج سے پہلے کیا کرتے تھے اب جب ان چیزوں کا موقع آئے گا تو کسی عالم سے یا کسی اللہ والے سے اس کا شرعی طریقہ معلوم کریں گے کہ ہم نے حج کیا ہے اور حج کے بعد اس چیز کا یہ پہلا موقع ہے لہذا آپ ہمیں اس کا شرعی طریقہ بتلا دیجئے کہ کیسے کیا جاتا ہے؟ اگر زندگی میں اس طرح کا فرق نہیں آتا تو حج مقبول نہیں ہوتا۔

نیکیوں کی بربادی کا ایک ذریعہ لایعنی باتیں

حج خراب کرنے کیلئے نفس اور شیطان پوری کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح حاجی کا حج خراب ہو جائے، یہاں آکر جو اس نے نیکیاں جمع کی ہیں وہ کسی طرح برباد ہو جائیں، ہر وہ طریقہ بروئے کار لاتے ہیں جس سے اسکی نیکیاں ضائع ہو جائیں انھیں طریقوں میں سے ایک طریقہ لایعنی اور فضول باتیں ہیں ہم لوگ جماعت میں جاتے ہیں تو ہمیں جماعت میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ لایعنی نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتی ہے جس طرح آگ سوکھی ہوئی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے تو یہاں حرم میں آکر جو اس نے بہت ساری نیکیاں جمع کی ہیں اور ایسی نیکیاں کہ ہر نیکی ایک لاکھ نیکی

کے برابر ہے تو نفس و شیطان پورا زور لگا دیتے ہیں کہ حاجی ان نیکیوں کو نہ لے جاسکے، لہذا اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں حج میں اللہ مل جائے اس کا تعلق مل جائے اور نیکیاں مل جائیں اور ہماری زندگی سو فیصد بدل جائے تو آپس میں طے کر لیں کہ ہم بغیر سوچے نہیں بولیں گے، بولنے سے پہلے خوب سوچ لیں گے کہ یہ بات کہنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایسی بات جس کے نہ کرنے میں ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہوگا تو وہ کر لیں گے لیکن اگر اس بات کے نہ کرنے میں کسی قسم کے ضرر اور نقصان کا اندیشہ نہیں تو نہیں کریں گے، اگر اس طریقہ پر عمل کر لیں گے تو پھر انشاء اللہ لایعنی اور لغویات سے بچ جائیں گے، اور یہی درحقیقت حج کی روح ہے کہ حاجی جب دوران حج ان تمام باتوں کا خیال رکھے گا تو اسے حج کی روح مل جائے گی، جو حج کے دوران خاموشی کی عادت ڈالے گا اور لایعنی سے بچے گا تو وہ یہاں آکر بھی خاموش رہے گا اور لایعنی سے بچے گا۔

نجات کا ایک راستہ

خاموش رہنا ایسا عمل ہے جس میں کچھ نہیں لگتا سب کچھ بچا رہتا ہے حتیٰ کہ بولنے میں جو طاقت صرف ہوتی ہے وہ بھی بچی

(۲۰)

(۳۹)

سے واپس کر دیں گے کہ تمہارے پاس فلاں چیز نہیں ہے لہذا ہم آگے جانے نہیں دیں گے تو مجبوراً ہمیں واپس ہونا پڑے گا، جس طرح ہم ان چیزوں کو اپنے ساتھ لے جانا ضروری سمجھتے ہیں اور لے جاتے ہیں اسی طرح اللہ پاک نے بھی جب حج پر بلایا تو اس کا سامان ساتھ لانے کے لئے کہا ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ جو سامان حکومت منگاتی ہے ہم اسے لے جانا انتہائی ضروری سمجھتے ہیں اور لے جاتے ہیں کہ اس کے بغیر ہمارا کام نہیں چلے گا تو جو سامان اللہ نے منگایا ہوگا وہ کتنا اہم اور ضروری ہوگا لیکن ہم کبھی اس کی فکر نہیں کرتے کہ اللہ کے منگائے ہوئے سامان کو بھی لے جانا ہے اور اللہ نے جو سامان منگایا ہے اس کا نام تقویٰ ہے، قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾ کہ حج کیلئے زور راہ لے لو اور بہترین زور راہ تو تقویٰ ہے، اللہ پاک نے از خود تقویٰ کی بہتری کو بتلا کر اسکی اہمیت کو واضح فرمادیا کہ حج پر جانے کیلئے جو سامان تم لے جانا چاہتے ہو ان سامانوں میں تقویٰ سرفہرست اور سب سے اہم سامان ہے۔

اب اس اہم سامان یعنی تقویٰ کو حاصل کرنے کیلئے اللہ

(۲۱)

رہتی ہے اور یہی ایک مختصر عمل بہت بڑے نفع کا حامل اور آخرت میں نجات دلانے کیلئے کافی ہے حدیث پاک کے مفہوم میں بھی یہی باتیں ملتی ہیں کہ نجات کے راستوں میں ایک راستہ طویل خاموشی ہے، لوگوں کو ایسا محسوس ہو کہ شاید یہ بولنا ہی نہیں جانتے، اور جسے زیادہ بولنے کا مرض ہے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو پھر آکر ویسے ہی بولے گا بلکہ اس سے زیادہ بولے گا لہذا طویل خاموشی کی عادت وطن ہی سے ڈالنی چاہئے، اس لئے کہ اگر حج پر جا کر بھی عادت بدل نہ سکا تو پھر کبھی بدل نہیں سکتا کیوں کہ وہاں تو اعمال پر مہر لگ جاتی ہے۔

حج کا سامان

دوستو! اللہ نے حج پر بلایا تو اس کا سامان بھی ساتھ لانے کے لئے کہا ہے، لوگ پوچھتے ہیں کہ حج پر کیا سامان لے جائیں تو انہیں سامان کی فہرست مل جاتی ہے کہ فلاں فلاں سامان لے لینا یہ ضرورت کا ہے تو ہم اپنی ضرورت کا سارا سامان لے لیتے ہیں، اسی طرح حکومت بھی جانے سے قبل کچھ سامان منگاتی ہے مثلاً ٹکٹ لاؤ، ویزا لاؤ، معلم کا ڈرافٹ لاؤ، اگر تم ان میں سے کوئی چیز نہیں لاؤ گے تو ہم تمہیں ایر پورٹ

(۲۱)